

وہ جو اپنے طرز کی منفرد، دلچسپ عبرتناک اور

جرائم کی کہانیوں کے خالق کی حیثیت سے ساری دنیا
میں مشہور ہیں، انہی - ہنری سلاسر - کی

ایک مجرم کہانی

ش. م. جیل

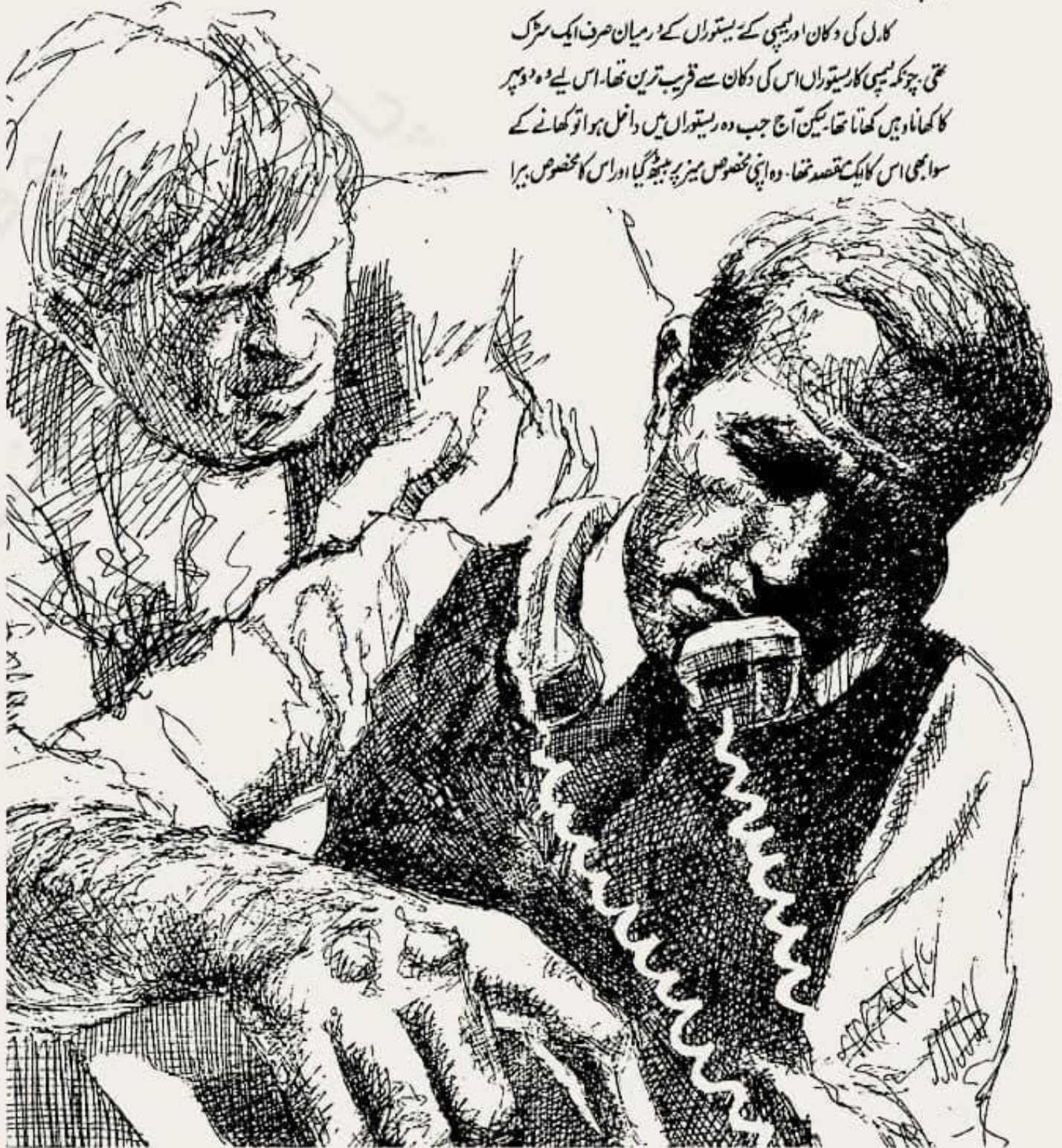
اے دیکھتے ہی میز پر کھانا لگانے لگا۔ کارل نے آج کھانے کی طرف کوئی توجہ نہ
دی۔ وہ اخبار پھیلانے ایک خبر غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے سامنے جلی حرف میں
ایک خبر تھی جس کا عنوان تھا: میپی کو پولیس نے گیری کے قتل کے شبہ میں

گاران

کالہ

اپنی دکان کے بائبل سامنے میپی کے رستوراں میں داخل ہوا۔
- میپی ایک پرکشش تھا۔ یہ رستوراں ایک طرح سے اس کا
بیسڈ کوآر تھا۔ یہاں اس کا بیحد محفوظ دفتر تھا جس میں بیٹھ کر وہ مختلف غیر قانونی
کاروبار کرتا تھا۔

کارل کی دکان اور میپی کے رستوراں کے درمیان صرف ایک سڑک
تھی۔ چونکہ میپی کا رستوراں اس کی دکان سے قریب ترین تھا۔ اس لیے وہ دوپہر
کا کھانا وہیں کھاتا تھا۔ لیکن آج جب وہ رستوراں میں داخل ہوا تو کھانے کے
سوا بھی اس کا ایک مقصد تھا۔ وہ اپنی مخصوص میز پر بیٹھ گیا اور اس کا مخصوص برا



گرفتار کر لیا۔

”نہیں آج تو نہیں ہے لیکن تمہارے پاس کی واپسی کے بعد شاید۔“

.... کارل نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ کیونکہ دیگر ایک دوسری میز پر جھکا ہوا گلاب کا آرڈر نوٹ کر رہا تھا۔

جب کارل سیتوراں سے باہر نکلا تو وہ خود کو آسمانوں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ کارل جیسے غیر اہم اور عام انسانوں کو ایسا صرف اسی وقت محسوس ہوتا ہے جب ان کی جیب میں غیر متوقع طور پر کوئی لمبی ستم و غیرہ آجاتی ہے لیکن کارل کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔ قم بھی اس کی جیب میں آئی نہیں تھی۔ البتہ آنے والی تھی۔ وہ ابھی سے اپنی جیب تھپتھپا کر آنے والی رقم محسوس کر رہا تھا۔ لمپی کے سیتوراں سے باہر نکلتے وقت وہ خود کو بسجھ اہم اور ذہنی شخصیت محسوس کر رہا تھا۔ حالانکہ جیسے کے اعتبار سے وہ جاکی بننے کا اہل نظر آتا تھا۔ سڑک پار کر کے وہ اپنی چھوٹی سی دکان میں داخل ہوا۔ اس کے واحد ملازم نے سر اٹھا کر متوقع نظروں سے دوڑانے کی طرف دیکھا۔ لیکن گلاب کے بجائے باس کو دیکھ کر اس نے مایوسی سے سر جھکا لیا اور جھڑپیں کچھ کھانسا شروع کر دیا۔ دکان میں داخل ہونے ہی کارل کے چہرے پر باس ہونے والے جذبات اُبھر آئے۔ اس کی گردن میں سختی پیدا ہو گئی اور سینہ کچھ باہر نکل آیا۔ ملازم کو معلوم تھا کہ جب باس اس قسم کی حرکتیں کرتا ہے تو خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ کارل کاؤنٹر کے پاس آکر رک گیا۔ اس نے گردن میڑھی کر کے منہ دبا کر خالص امریکی جماعتوں کے انداز میں ملازم سے کہا: سنو! مجھے آج دوپہر جو مال بھیجنا تھا۔ وہ اب میری جگہ تم بھیجو گے۔ مجھے کچھ دوسرے کام کرنے ہیں۔“

”بہتر جناب۔“

”اگر کوئی ملاقاتی مجھے پوچھے تو کہہ دینا کہ میں گیا ہوا ہوں۔“

آج تک کوئی بھی کارل کو پوچھتا ہوا نہیں آیا تھا کیونکہ کارل ایک غیر اہم آدمی تھا۔ اس کی مائیں کی ایک چھوٹی سی دکان تھی۔ وہ غیر نشانی شدہ تھا۔ اس کے والدین فوت ہو چکے تھے اور اس کا کوئی دوست بھی نہیں تھا لیکن ملازم نے کہا: ”بہتر جناب۔“

”میں ایک آدمی سے ملنے جا رہا ہوں۔“ کارل نے آئینے میں مائی کی گھر درست کرتے ہوئے جیسے دیواروں سے کہا: ”چاہیے تک اس آجاؤں گا۔“

جب کارل دکان سے باہر نکلا تو ملازم کو ایسا محسوس ہوا جیسے باس کو چپے میں کچھ نکلیفت ہو رہی ہو یا اس کی مائیں کوڑی کی بنی ہوئی ہوں۔ کارل نے میکی ڈرائیور کو فریج کا پتہ بتایا اور سیٹ سے لگ کر بیٹھ

کارل یہ خبر صبح پڑھ چکا تھا۔ لیکن لمپی کے سیتوراں میں بیٹھ کر دوبارہ پڑھنے میں بڑا لطف آ رہا تھا۔ قتل کے متعلق حقائق بہت مختصر سیدھے سادے اور غیر پیچیدہ تھے۔ قتل دو بدعاشوں کے گروہوں کے درمیان کاڑھائی چھینٹش کا نتیجہ تھا۔ باخبر ملے جاتے تھے کہ مقتول گیری ایک اور بدعاش فرینک کا گڑگڑا تھا۔ اسے اس وقت قتل کیا گیا تھا جب وہ ایک ٹیلیفون بوتھ میں دروازے کی جانب پشت کیے ٹیلیفون کر رہا تھا۔ پولیس کو لمپی پر قاتل ہونے کا شبہ تھا۔ لمپی خوش لباس ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد نمونہ شاخ کا آدمی تھا۔ پولیس نے اسے قتل کے شبہ میں گرفتار کر لیا تھا۔

اس سیتوراں میں روزانہ کھانا کھانے کی وجہ سے کارل لمپی کو اچھی طرح جانتا تھا۔ خود لمپی بھی جب اسے اپنے سیتوراں میں دیکھتا تو مسکرا کر سر ہٹاتا تھا۔ کارل کو لمپی جیسے بدعاش کے ساتھ واقفیت پر بہت فخر تھا۔ وہ لمپی کے سیتوراں میں کھانا کھانا اور سیتوراں کے بیروں کے ساتھ گھر دڑ کے متعلق شرطیں لگاتا تھا۔

”سڑکارل کاروبار کیسا جا رہا ہے؟“ ہنری نے اس کی میز پر بچکتے ہوئے پوچھا۔ یہ ہراسے رسول سے کھانا کھلا رہا تھا۔ دونوں کے درمیان خاصی بے کلمنی تھی۔ کارل اسی سیکر سے گھوڑوں پر شرطیں لگاتا تھا۔

”بس یوں ہی سا ہے ہنری، تم سناؤ لمپی کو تو پولیس نے بند کر دیا ہے؟“

”انبار کی خبروں پر یقین نہیں کرنا چاہیے جناب۔ میرے نے کہا۔“

”باس نے صبح پولیس ہیڈ کوارٹر سے فون کیا تھا کہ وہ کل سچ سیتوراں اپنا جانینگے۔“

”اچھا۔“ کارل نے محتاط لہجے میں کہا۔ ”اور گیری کا کیا ہو گا؟“

”میرا مطلب ہے کہ مقتول کے دوست اس واقعے کو لمپی کی کارستانی سمجھتے ہیں۔ کیا وہ گیری کا انتقام نہیں لیں گے؟ تمہارا کیا خیال ہے؟“

”نہیں ویر ہوں جناب۔ میرا کام میز پر کھانا لگانا ہے سوچنا یا اندازے لگانا نہیں ہے۔“

”سنا ہے فرینک مقتول کا اچھا دوست تھا؟ کیا وہ سڑ لمپی کے لیے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا؟ میری دعا ہے کہ جس وقت یہاں گویاں پہنی شروع ہوں اس وقت میرے ہاتھ میں نوالا نہ ہو۔“

ویر کھڑے کھڑے بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کی نظریں ایک اور گلاب پر پڑی اور اس نے جلدی سے کہا: ”معاف کیجیے گا سڑکارل آپ کو مجھ سے کوئی کام تو نہیں ہے؟“

منصوب ہے۔ اگر آپ کو لمپی ہو تو صرف ہاں کہہ دیجیے۔ آپ کا کام ہو جائیگا۔
”تو زرا چھی ہے گواس میں معاوضے کا ذکر نہیں آیا؟“
”دو ہزار ڈالر۔“

”دو ہزار ڈالر؟ اور اس کے عوض مجھے کیا ملے گا مسٹر کارل؟“
”لمپی آپ کے راستے سے ہٹ جائیگا۔ آپ کا نام اس سلسلے
میں نہیں لیا جائے گا اور پولیس آپ کے دوستوں پر بھی کسی قسم کا بٹہ نہیں
کر سکے گی۔“

”نیں اب بھی کسی لمپی سے اتفاق نہیں ہوں لیکن تم اپنی گفتگو جاری
رکو۔“ فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

کارل نے بان پھیر کر اپنے خشک ہونٹ تر کیے۔ پھر آگے جھک کر
بولے۔ ”اگر یہ کام کوئی بالکل نیا آدمی کرے تو؟ ایسا آدمی جس کا آپ سے یا لمپی
سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہو؟ ایسا آدمی جس کے پاس لمپی کو قتل کرنے کی
کوئی وجہ نہ ہو۔ پھر بھی وہ لمپی کو قتل کر دے؟ کیا خیال ہے آپ کا؟“
”اور وہ نیا آدمی کون ہوگا؟ تم؟“

”ہاں۔“ کارل ایک گہرا سانس لے کر سیدھا بیٹھ گیا۔ ”نیں آپ کو
یہی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں مسٹر فرینک۔“



جب کارل اپنی دکان پر واپس آیا تو اس کا موڑ خراب تھا۔ وہ
خواہ مخواہ ملازم کو چھانڈتا رہا۔ اس پر رستارہ اسے کابل اور کام چور ہونے کے
طعنے دیتا رہا اور جب دکان بند ہونے کا وقت قریب آیا تو وہ اسے خدعافظ
کے بغیر گھر چلا گیا۔ اس تمام عرصے میں ملازم بالکل خاموش رہا۔ ایک خاموشی
ہزار بائیس ملتی ہے۔

گھر پہنچ کر بھی کارل کا خون فرینک کے دینے پر کھول رہا تھا۔ اس
احسن نے مضحکہ اڑاتے ہوئے اسے گھر جانے کا مشورہ دیا تھا۔ کارل کی ٹہنیاں بار بار
بند ہو رہی تھیں۔ وہ نعو میں فرینک پر انتہا پسینا تھا۔ اس کا ذہن ہنگام
کے مختلف منصوبوں پر غور کر رہا تھا۔ اس نے تصوراتی نظروں سے خود کو فرینک
پر دیا اور تلنے دیکھا۔ فرینک اس کے قدموں پر گر رہا تھا۔ اگر وہ اس سے ہم
کی بمبیک ٹانگ لے لیتا تھا۔ رحم؟ تم پر؟ کارل نے دانت پسینے کر کہا۔ گڑی
نالی کے غلیظ کیڑے۔ تم ہرگز اس قابل نہیں ہو کہ تم پر رحم کیا جائے۔۔۔۔۔

اچانک اسے باؤچی خانے میں دودھ جلنے کی بو آئی۔ وہ دوڑتا ہوا
گیا اور اپنے پیسے کافی بنانے لگا۔ اس نے رات کے کھانے کے لیے اٹھنے کے
سبب رنگ

گیا۔ اس کا منصوبہ نکل نکلا۔ وہ جو کام کرنے جا رہا تھا اس سے ایک دم بہت
نفع ملنے کی امید تھی۔ منصوبہ صبح کے اخباروں میں گیری کے قتل اور لمپی پر قتل
کے شبے کی خبر پڑ کر اچانک اس کے ذہن میں آیا تھا۔ دو بدعاشوں کی دشمنی
سے اگر وہ کوئی فائدہ حاصل کر سکتا تھا تو اس کا اسے حق پہنچتا تھا۔ اس نے
دو پہری کوشلیفون پر فرینک سے ملاقات کا وقت لے لیا تھا۔

فرینک کو دیکھ کر کارل حیران رہ گیا۔ وہ شکل و صورت سے بدعاش
نظر نہیں آتا تھا۔ پتہ قد، گنجا سر اور موٹے موٹے ہونٹ۔ تشریف رکھے مسٹر
کارل فرینک نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ”فریٹے آپ کو مجھ سے
کیا کام ہے اور آپ کیا کاروبار کرتے ہیں؟“

کارل نے مسکرائے کی کوشش کی۔ ”میرا پیشہ مایاں فروخت کرنا ہے
لیکن میں جس سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنے آیا ہوں، اس کا تعلق مایوں
سے ہرگز نہیں ہے۔“

”مخوب فریٹے! میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“
”میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔“

”مدد؟ میری؟“ فرینک کی نظروں سے مسخرعیاں اٹھیں۔ وہ غور سے
کارل کا ڈھائی سا جسم دیکھ رہا تھا۔

”جی ہاں مثلاً لمپی سے چھٹکارا پانے کے لیے آپ کی مدد۔“
”میں کسی لمپی کو نہیں جانتا۔“

”نیں نے اخباروں میں پڑھا تھا مسٹر فرینک کہ آپ لمپی کو پسند
نہیں کرتے! خاص طور پر گیری کے قتل کے بعد۔“

”تم کو نسا کھیل کھیل ہے ہو مسٹر؟“ فرینک نے کہا۔

”نیں بہت سنجیدہ ہوں مسٹر فرینک۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے دوست
گیری کا قاتل لمپی ہے اور آپ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ ہو سکتا ہے
آپ نے لمپی سے بدلہ لینے کے لیے اپنے لوگوں پر کوئی منصوبہ بنایا ہو لیکن میرے
ذہن میں ایک اور تجویز ہے جسے آپ ضرور سننا پسند کریں گے۔“

فرینک نے آنکھیں بند کر لیں۔ ”اچھا تھوڑی دیر کے لیے ہم فرض
کر لیتے ہیں کہ میں لمپی کو جانتا ہوں اب بتاؤ تمہاری تجویز کیا ہے؟“

کارل کچھ پریشان ہو گیا۔ فرینک نے جو یہ اختیار کیا تھا وہ اس کی
توقعات کے بالکل برعکس تھا۔ اس نے مائی کی گروہ میل کی۔ میری تجویز یہ
مسٹر فرینک میں آپ کے لیے لمپی کو ٹھکانے لگاؤں، اس طرح آپ کا آپ کے دوستوں
کا نام اس سلسلے میں نہیں آئے گا۔ میرے پاس لمپی کو ٹھکانے لگانے کا بہت عمدہ

ایک یونانی کہانی

بارش کو لوگ ترس رہے تھے۔ بادل آتے اور گونگرتے گونگرتے جاتے۔ گرمی اور پینے نے لوگوں کا بُرا حال کر رکھا تھا۔ بڑی دُعاؤں اور فتوں کے بعد بوند باندی شروع ہوئی۔ لوگ فرط خوشی میں کھلے آسمان تلے کھڑے ہو گئے۔ ذرا سی دیر میں موسلا دھار بارش نے جل تل ایک کر دیا۔ اور لوگ منے لے کر اس میں نہاتے رہے۔ صرف بادشاہ اور وزیر اس عمل میں شریک ہوئے لیکن بارش کے پانی کا لوگوں پر ایک عجیب غریب اثر ظاہر ہوا۔ جس میں پر یہ پانی پڑا اس کا ذہنی توازن جاتا رہا اور وہ پاگوں جیسی حرکتیں کرنے لگا۔

جب بادشاہ اور وزیر کے سامنے بارش کے اثر زدہ درباری کھڑے ہوئے تو انہوں نے بادشاہ اور وزیر کو دیکھ دیکھ کر پاگوں کی طرح ہنسا شروع کر دیا اور ایک زبان ہو کر ایک ہی بات کہنے لگے: ”جُب آج تو جہاں پناہ اور وزیر عظیم نے اُٹا لباس زیب تن فرما رکھا ہے۔“ درباریوں کے تسخّر اور تعجبوں سے بیزار ہو کر وہ دونوں دربار سے اٹھ گئے۔ بادشاہ حرم سرا میں چلا گیا اور وزیر اپنے محل سدھارا اندر عورتوں اور بچوں کا بھی درباریوں ہی جیسا حال تھا۔ وہ سب انہیں دیکھ کر ہنسنے اور ادب سے عرض کرتے۔

”آج تو جہاں پناہ نے اُٹا لباس زیب تن فرما رکھا ہے۔“

”آج تو وزیر عظیم نے اُٹا لباس پہن رکھا ہے۔“

اندر سے گھبرا کر بادشاہ اور وزیر ایک بار پھر بجھا ہوئے۔ اور لوگوں کی دیوانی سے بچنے کی تدبیروں پر غور کرنے لگے۔ وزیر نے نہایت انوس اور مایوسی سے عرض کیا: ”جہاں پناہ! ان سب فزرائگی بخشنا بہت دشوار ہے۔ اب بھری اسی میں ہے کہ ہم دونوں پائیں باغ میں ہیں اور وہاں کے شکوں میں بارش کا جو پانی بھرا رکھا ہے۔ دونوں اس سے غسل فرما کر اٹھ جائیں۔“

کہا تھا میں نے؟ خیر سٹرکارل! میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ کل تمہارے جانے کے بعد میں نے تمہارے متعلق معلومات حاصل کیں تو نتیجہ اطمینان بخش رہا۔ تم نے اپنے بابے میں صحیح کہا تھا کہ تم اس کام میں بالکل نئے ہو۔ کسی تمہانے یا جیل میں تمہارا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔“

”درست ہے لیکن میں پمپی سے خوب واقف ہوں۔ مجھے صرف یہ کرنا

ہو گا کہ میں اس کے پرائیویٹ دفتر میں داخل ہو کر۔“

سینڈ وچر بنائے اور دونوں چیزیں لے کر ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا۔ جرائم کی کوئی جنگ جمل سے بھر پور فلم دکھائی جا رہی تھی۔

پمپی کو قتل کرنے کا خیال اسے اخبار پڑھ کر آیا تھا۔ اس کے ذہن میں پمپی کو قتل کرنے کا ایک عمدہ منصوبہ تھا۔ پانچ منٹ کے کام میں اگر دو ہزار ڈالر نفع حاصل ہو جائے تو اس سے اچھا کاروبار کیا ہو سکتا ہے؟ لیکن فرینک کی سڑ مہری نے اس کے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا تھا۔ اسے پمپی امید تھی کہ فرینک اس کی تجویز سن کر اسے گلے لگائے گا اور جی آؤ بھگت کئے گا کیونکہ وہ اس کے لیے نجات دہندہ بن کر جا رہا تھا۔ لیکن وہ ممتی۔ اس کی تجویز بے حد عمدہ تھی۔ پولیس اس پر قیامت تک شہ نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا تعلق تو پمپی سے تھا۔ فرینک اس کے پاس بظاہر پمپی کو قتل کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ پھر آخر پولیس اس پر قتل کا شکریہ کرتی؟ اس طرح پمپی بھی ٹھکانے لگ جاتا اور اسے دو ہزار ڈالر بھی مل جاتے اور فرینک اُو اس کے سامنے بھی پولیس کی زد پر نہ آتے۔

وہ سونے کے لیے بستر میں گھس رہا تھا کہ سلیفون کی گھنٹی نے اسے جوں کا دیا۔ اس نے میسور اٹھایا اور فوراً ہی فرینک کی آواز پہچان گیا۔ ”مقام اب بھی اپنی تجویز میں دلچسپی رکھتے ہو؟“ فرینک نے پراشتیاق لہجے میں دریافت کیا۔

”کونسی تجویز؟“ کارل نے انجان بنتے ہوئے پوچھا

”وہی جو تم نے آج میرے سامنے رکھی تھی۔ تمہارے جانے کے بعد میں نے چھان بین کر دئی تو ثابت ہوا کہ تم صحیح آدمی ہو۔ تم جانتے ہو ہم لوگوں کو کس قدر محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اگر تم اب بھی اپنے منصوبے پر عمل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہو تو مجھ سے کل صبح ملو۔ دس بجے۔ ٹھیک ہے؟“

اس رات اسے ٹھیک سے غم نہیں آسکی۔ اس لیے وہ صبح دیسے اٹھا۔ اس نے دکان پر جانے کی رحمت بھی نہیں کی۔ وہ لباس تبدیل کر کے سیدھا فرینک سے ملنے کے لیے چل دیا۔ اس نے سب سے فرینک سے ملنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ فرینک اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک اور موٹا سا آدمی موجود تھا جس کی شکل دیکھ کر اب محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سوٹا ہو۔ ”یہ سٹرکوسٹا ہیں۔“ فرینک نے اس کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”یہ میرے خرابیچی ہیں۔ تم ان کے سامنے بے جھجک ہو کر گفتگو کر سکتے ہو۔“

”خوب؟ ہم کس موضوع پر بات کریں گے؟“ کارل نے کہا

”دیکھا تم نے؟“ فرینک نے خوشی سے اپنے خرابیچی کو مخاطب کیا۔ ”کیا

لیکن کس طرح؟" فرینک نے اس کی بات کاٹ دی۔

"میں نے شاید کل بھی آپ کو بتایا تھا کہ گھوڑوں پر شرط لگانے کے سلسلے میں لمپی کو خاصی پسپی ہے مگر یہ کام کمونا اس کے دیکھتے ہیں۔ لیکن اگر شرط کی رقم لمپی ہو مثلاً پانچ ہزار ڈالر ہوں تو شرط خود لمپی لگاتا ہے۔ اگر میں اسے پانچ ہزار ڈالر دکھا کر کہوں کہ مجھے فلاں گھوڑے پر شرط لگانی ہے تو وہ مجھے اپنے پرائیویٹ دفتر میں داخل ہونے کی اجازت دے دے گا۔ ایک مرتبہ اندر داخل ہونے کے بعد اسے مارنا بہت آسان ہوگا" کارل نے کہا۔

"خوب۔ تم نے پہلے ہی سے پورا منصوبہ بنا رکھا ہے۔"

"ہاں! کارل فخریہ مسکرایا۔ "میرا منصوبہ یہ ہے کہ میں دوپہر کو لمپی سے اس کے سیٹروں میں ملوں اور اس سے کہوں کہ میں اس کے ساتھ ایک گھوڑے پر شرط لگانا چاہتا ہوں۔ میں اس سے یہ بھی کہوں گا کہ بہتر ہے کوئی شخص مجھے تمھارے پرائیویٹ دفتر میں جانا ہوا نہ دیکھے ورنہ لوگ میرے پاسے میں طرح طرح کی باتیں کریں گے۔ اس لیے تم اپنے پرائیویٹ دفتر کا پھلپلاؤ از میرے لیے کھلا رہنے دینا۔ اس طرح میں کسی کی نظر میں آئے بغیر اس کے دفتر میں داخل ہو جاؤں گا۔"

"اور تم باہر کس طرح نکلو گے؟ اسی رستے سے؟"

"بے شک! جب لمپی میرے پیسے ہوئے پانچ ہزار ڈالر گن رہا ہوگا تو میں گولی مار کر اسے ہلاک کر دوں گا۔ اس سلسلے میں آپ میرے لیے بے آواز رہو اور کاہنہ دست کر سکتے ہیں مسٹر فرینک؟"

"کیوں نہیں۔ میں تمہیں ریو اور نے دیں گا۔ لیکن اس سے چھٹکارا پانا تمھارا کام ہوگا۔"

"آپ اس کی نگرانی کریں مسٹر فرینک۔"

"پیسوں کا کیا ہوگا؟ تمھارا مطالبہ دو ہزار کا ہے؟"

"تین ہزار کا۔" کارل نے جلدی سے کہا۔ "میرا مطالبہ تین ہزار ڈالر کا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ رقم بہت مناسب ہے۔ ابھی ہے کیونکہ تمام خطرات میرے سر ہوں گے۔ اگر خدا نخواستہ مجھ سے کوئی غلطی بھی ہوگئی تو بھی آپ کا نام اس معاملے میں نہیں آئے گا مسٹر فرینک۔"

مجھے اپنے خراجی سے معلوم کرنا پڑے گا۔ پلیسوں کا لین دین اعلیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ فرینک نے کہا۔

"ٹھیک ہے فرینک۔ تین ہزار ڈالر نوٹوں کی شکل میں موجود ہیں۔"

خراجی نے بتایا۔

"تو ٹھیک ہے۔" فرینک نے میز کی دراز کھول کر اسٹار یہ ۵۰۰ کارڈ اور نکال کر کارل کی طرف بڑھا دیا۔ کارل کو اس مختصر سے ہتھیار کا وزن محسوس کئے بہت حیرت ہوئی کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یہ وارڈ کوئی ملکی پھینکی چیز ہوتی ہوگی۔

"تم ریو اور چلانا جانتے ہو؟"

"آپ مجھے اس کے استعمال کا طریقہ بتا دیجیے۔" کارل نے سادگی سے کہا۔

کارل کو لمپی کے پرائیویٹ دفتر کے منلی دروازے کا علم تھا۔ وہ اکثر

اپنی دکان میں بیٹھا بعض ناپسندیدہ عناصر کو اسی دروازے سے لمپی کے پرائیویٹ دفتر میں اندر چلتے اور باہر نکلتے دیکھتا رہتا تھا۔ وہ منلی دروازہ ایک تنگ گلی میں کھلتا تھا۔ کام ختم کرنے کے بعد کارل کے لیے اس دروازے سے فرار ہونا بہت آسان کام تھا۔ وہ اس دروازے سے نکلتے ہی سڑک پار کر کے اپنی دکان میں چھپ سکتا تھا۔

دوپہر کو جب معمول کارل کھانا کھانے لمپی کے سیٹروں میں داخل ہوا لمپی کا دفتر بیٹھا ہوا ایک ملازم نے جیسے لمپی کے پاس کر رہا تھا۔ کارل اپنی مخصوص میز پر بیٹھ گیا اور لمپی کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر جیسے ہی ان دونوں کی نظریں ملیں لمپی نے اسے پہچانتے جھٹے ثبات میں سر ہلایا۔ کارل نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا۔

"مسٹر لمپی! کارل نے اس پر معاش سے کہا۔ کیا آج رات میں آپ

کے ساتھ کچھ کارڈ بار کر سکتا ہوں؟ آپ کے پرائیویٹ دفتر میں؟"

"کارڈ بار؟"

"میں ایک گھوڑے پر لمپی شرط لگانا چاہتا ہوں۔"

"اور۔" لمپی نے کچھ بوہیت سے کہا۔ "کیوں نہیں تم ہماری سے؟"

"کیوں نہیں کرتے؟"

"نہیں مسٹر لمپی! میں صرف آپ سے کارڈ بار کرنا چاہتا ہوں میں

ایک گھوڑے پر پانچ ہزار ڈالر کی شرط لگاؤں گا۔" کارل نے پانچ ہزار پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اور۔ آپ مذاق تو نہیں کر رہے ہیں مسٹر کارل؟۔ لمپی نے چانک

دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں نہیں میں آپ مذاق کس طرح کر سکتا ہوں مسٹر لمپی؟ میں

رات کو رقم لے کر آپ کے پرائیویٹ دفتر میں آؤں گا۔ پھر کارل نے کچھ ایسا ظاہر کیا جیسے اسے کوئی اہم بات یاد آگئی ہو۔ سننے مسٹر لمپی میں جا رہا

سب رنٹ

ہوں کہ کوئی شخص مجھے آپ کے دفتر میں جانا ہوا دیکھے۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر لوگوں نے مجھے ہاں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تو کسی کسی بات میں شائبہ لگے، اس لیے اگر میں رات کو کچھلے دروازے سے آ جاؤں ؟
”ضرور ضرور نہیں دروازہ کھلا چھوڑ دوں گا۔ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہیں مسٹر کارل ؟ کیا کھانا اچھا نہیں ہے ؟“

”نہیں نہیں۔ کھانا بہت عمدہ ہے دراصل مجھے بھوک نہیں ہے۔“
کارل رات کو بھی بھوک محسوس نہیں کر رہا تھا۔ دکان بند کر کے اس نے رات کا کھانا لمپی کے رستوراں میں کھایا اس نے بہترین کھانوں کی آرڈر دیا۔ لیکن کھانا آیا تو بھوک غائب ہو گئی۔ کوٹ کی جیبوں میں دو ذرا نی چیزوں کی موجودگی اسے بے چین کیے ہوئے تھی۔ ایک جیب میں اعشاریہ دہم کا پڑاؤ تھا جو فریک نے لے دیا تھا اور دوسری جیب میں پانچ ہزار ڈالر کے نوٹوں کی ایک گڈی۔ نوٹوں کی گڈی حیرت انگیز طور پر اسے یو لور کے مقابلے میں زیادہ بھاری محسوس ہو رہی تھی۔ کھانا کھا کر وہ میز سے اٹھا اور خاص طور پر اپنے دوست ڈیر ہنری کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔ پھر رستوراں سے باہر نکل آیا۔

وہ گھوم کر گلی میں پہنچا اور بغلی دروازے پر چڑھ گیا۔ اس نے دو مرتبہ دروازہ کھٹکھٹایا اور جب اسے لمپی کی آواز سنائی دی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

لمپی کا دفتر بہت شاندار تھا، مدھم دھنیاں، دبیر قلمیں اور قیمتی فرنیچر ایک سجد آرام دہ کرسی پر لمپی تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا، تشریف رکھے مسٹر کارل۔ لمپی نے کہا۔
”کرسی پر بیٹھنے سے کارل کا پلان نامکمل رہ جاتا۔ اس لیے کارل نے اس کی درخواست سنی ان سنی کر دی۔“

”میں جمعرات الی ریس میں ایک گھوٹنے اپریل چائنس پر شرط لگانا چاہتا ہوں۔“ کارل نے روانی سے کہا۔ اس کے ہاتھ کاٹھنپ رہتے اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈال لیے۔

”ضرور رقم کہاں ہے ؟“ لمپی نے پوچھا۔ وہ بھی کھڑا رہا۔
”رقم میری جیب میں ہے، میں وعدے کے مطابق پیسے لیکر آیا ہوں مسٹر لمپی۔“ کارل نے ایک ہاتھ کوٹ کی جیب سے نکالا۔ اس کی مٹھی میں نوٹوں کی گڈی تھی اچانک اس کی انگلیاں کھل گئیں اور گڈی میں پھر گر گئی لمپی نے بڑھ کر گڈی اٹھا لی اور کرسی پر بیٹھ کر نوٹ گننے لگا۔

فریک نے کارل سے یہی کہا تھا کہ لمپی رقم لے کر گئے گا ضرور۔ اور جب وہ نوٹ گننے میں مشغول ہو جائے گا تو تمہیں اپنا کام انجام دینے میں ذرا عرصہ دشواری نہیں ہوگی لمپی کی نظریں نوٹوں پر جمی ہوئی تھیں اور پوری یکسوئی سے وہ انہیں گننے میں مصروف تھا۔ کارل کا سیدھا ہاتھ ریگتا ہوا کوٹ کی جیب میں داخل ہوا۔ اعشاریہ دہم کا ریو لور اس کے ہاتھ میں کانپ رہا تھا۔ وہ ٹرانگر دبانے ہی والا تھا کہ اچانک اسے سیغشی کیج کا خیال آیا اس نے انگوٹھے سے اسے ہٹا دیا۔ سیغشی کیج ہٹنے کی کلک سن کر لمپی نے چونک کر سر اٹھایا۔

کارل نے ہاتھ سیدھا کر کے فوراً ٹرانگر دیا۔ لمپی ایک لمبی سی گراہ کے ساتھ پہلے پیچھے کی طرف الٹا پھر میز پر گر گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پھیل گئے سر میز سے ٹکرایا اور نوٹ ادھر ادھر بکھر گئے۔

کارل نے چند لمحے انتظار کرنے کے بعد ٹرانگر پر دوبارہ انگلی کا ہاؤ ڈالا۔ وہ دوسری گولی چلانا چاہتا تھا کہ اچانک پشت پر ایک آواز سن کر بڑی طرح اچھلا۔ اس نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ اس کا دوست ڈیر ہنری دوسرے دروازے میں کھڑا حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ہنری کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی جو وہ اپنے ہاس لمپی کے لیے لایا تھا۔ بال ویر کو دیکھ کر اس قدر ہشت زدہ ہوا کہ فریک کی بتائی ہوئی تمام احتیاطی تدابیر ذہن سے نکل گئیں اور یو لور ہاتھ سے پھوٹ کر قالمین پر گر گیا۔ کارل نے سر جھکا کر کس خوفزدہ بیٹھنے کی طرح بغلی دروازے کی طرف پھلانگ لگائی اور دوسرے ہی لمحے وہ سڑک پر دیوانہ وار اپنی دکان کی جانب بھاگ رہا تھا۔ لمپی کے بغلی دروازے اور اس کی دکان کے درمیان چند گزوں سے زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔ لیکن جب کارل اپنی دکان میں داخل ہوا تو اس کا سانس بڑی طرح پھولا ہوا تھا اور آنکھیں اوپر کی جانب کھینچ گئی تھیں اس کے ذہن میں صرف ایک خیال تھا کہ وہ زبردست مصیبت میں گھر گیا ہے اور اسے صحیح مشورے کی شدید ضرورت ہے۔ ان حالات میں مناسب ترین مشورہ اسے فریک ہی سے مل سکتا تھا۔ اس نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے فریک کا نمبر دیا۔ اور مہذب گوش ہو گیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور جب آٹھویں مرتبہ گھنٹی بجی تو اسے احساس ہوا کہ فریک اپنے دفتر میں موجود نہیں ہے۔ وہ دکان میں کھڑے کھڑے فریک کی لمپی کا انتظار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے احساس تھا کہ سڑک کے دوسری جانب بیڑ اس وقت پولیس کو بلانے میں مصروف ہو گا۔ اس کے پاس فرار ہونے کے لیے

”لیکن کس طرح؟ آخر میرا نشانہ کس طرح خطا ہو سکتا تھا۔
 مشرف فرینک؟ اتنے نزدیک ہے۔“
 ”تم احمق ہو کارل۔ اگر تمہیں میری اطلاع پر یقین نہیں ہے تو لیمپس
 کے ریسٹورل میں فون کر کے معلوم کر لو۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا میرے دوست
 تو ایک لمحے کے لیے بھی اس شہر میں نہ رکتا۔“ تمہیں شاید
 معلوم نہیں کہ اس وقت لیمپس دیوانے کتے کی طرح تمہاری بوسہ لگتا پھر رہا ہے
 جب اس پر ایسا مود طاری ہوتا ہے تو اس کا مطلب صرف اور صرف
 اذیت ناک موت ہوتا ہے۔ خدا حافظ میرے احمق دوست۔“
 کارل کے ہاتھ سے ریسپور چھوٹ گیا۔ وہ ناقابل یقین نظروں سے
 ٹیلیفون کو گھور رہا تھا۔ لیمپس پاگل کتے کی طرح تمہاری بوسہ لگتا پھر رہا ہے۔
 یہ جہد بار اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔ چند لمحے وہ بت کی طرح اپنے بستر پر
 ساکت بیٹھا رہا۔ پھر سوٹ کیس اٹھا کر دھیر دھیر کی طرح فلیٹ سے باہر نکل گیا۔
 عمارت کے چوکیدار کو اس کا وہ ڈالر بھی واپس نہیں مل سکا جو اس نے
 کارل کو دیا تھا۔



”پہلی اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے پر اس نے
 ٹوٹل کی گڈی دروازہ کھول کر اندر ڈال اور ریسپور اٹھایا۔
 ”ہیلو، پیارے مقتول سب ٹھیک تھا؟“ دوسری جانب سے
 مشرف فرینک نے کہا۔“

”سب ٹھیک ہے؟“ لیمپس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ اس
 احمق کے خالی کارٹوس نے میرے کوٹ کا تینا سنا کر دیا۔ خیر کوئی بات نہیں۔
 ”ڈھائی ہزار ڈالر کے بدلے کوٹ پر بارہ ڈاکٹران منگنا سودا نہیں
 ہے۔ پھر ذکر دو۔ کوٹ کی دھلائی پر زیادہ خرچ نہیں آئے گا۔ ہاں مہتری کو وہ
 ڈالر دینا۔ اس ڈرے میں اس کا کردار بہت اہم تھا۔ اور اس نے بڑی کمائی
 سے اپنا کام انجام دیا۔ میں کل کسی وقت آکر اپنے حصے کے ڈھائی ہزار
 ڈالر لوں گا۔“

”مغرور۔“ لیمپس نے جواب دیا۔ میں تمہارا انتظار کروں گا لیکن یا میں
 دھوکا میں تھا اساتھ نہیں دے سکوں گا۔ تم جانتے ہو میرے پیٹ میں آج کل
 بڑی گڑبڑ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی اسرے سے انتہی کاٹ رہا ہو۔۔۔“
 ”اوہ۔“ فرینک کی افسوس میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ پھر وہ خاموش
 ہو کر ہمدی سے لیمپس کے مرض کی تفصیلات سننے لگا۔

زیادہ سے زیادہ چند منٹ ہی تھے۔ اس نے دکان کی روشنیاں بند کر کے
 احتیاط سے باہر دیکھا۔ سڑک پر ٹریفک کے سوا اند کوئی غیر معمولی بات
 نظر نہیں آئی۔ بہر حال اسے ہر صحت میں وہاں سے جلد از جلد فرار ہونا تھا۔
 اس نے جی کڑا کر کے ایک جہت لگائی اور دکان سے باہر نکل آیا۔ قیمت اس
 کا ساتھ دے ہی تھی۔ باہر نکلتے ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ اس نے اپنے
 گھر کا پتہ ڈرائیور کو بتایا اور ٹیکسی کی سیٹ سے سڑک کا میٹھ گیا اور بڑی طرح
 ہانپنے لگا۔ جب وہ اپنے فلیٹ پر پہنچا تو اس نے ٹیکسی کا کرایہ دینے کے لیے جیب
 میں ہاتھ ڈالا۔ اس کے پاس پھولی ڈوڑی بھی نہیں تھی۔ آخر اس نے عمارت
 کے چوکیدار سے ایک ڈالر ادا کرنے کی ٹیکسی والے کو دیا اور پھر ادھر چلا گیا۔
 اپنے فلیٹ میں آنے کے بعد اس نے ایک خفیہ دراز میں سے تین سو
 ڈالر نکلے جو اس نے ایسے ہی کسی موقع کے لیے اٹھا رکھے تھے۔ پھر وہ جلدی سے
 ایک سوٹ کیس میں خفزی چیزیں اور کپڑے وغیرہ بھرنے لگا۔ پھر وہ بستر پر بیٹھ گیا اور
 اس نے ٹیلیفون گودی رکھ کر فرینک کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری جانب فرینک
 نے ریسپور اٹھا کر ہیلو کہا۔

”ہ مشرف فرینک۔ میں کارل۔ کارل بول رہا ہوں۔“

”اب کیا بات ہے مشرف کارل؟“ فرینک کی سرد آواز سنائی دی۔
 ”میں نے کام کر دیا مشرف فرینک۔ سب کچھ پلان کے مطابق ہوا۔ پھر
 بھی ایک گڑبڑ ہو گئی۔“

”تم کیا کنا چاہتے ہو دوست؟“

”میں۔۔۔ میں مشرف فرینک! میں بھاگ چاہتا ہوں۔ مجھے ہنری نے
 دیکھ لیا ہے۔ وہ ویسے اب وہ میری تلاش میں ہوں گے مشرف فرینک! میں
 بہت بڑی مصیبت میں محسوس کیا ہوں۔ مجھے رقم کی شدید ضرورت ہے۔“
 ”رقم۔ کیسی رقم؟“

”مشرف فرینک یہ وقت بحث کا نہیں ہے۔ پلیز مجھے اپنے معاملے کے
 مطابق تین ہزار ڈالر دے دیجیے۔ یقین کیجیے اس معاملے کا کسی کو علم نہیں ہو
 سکے گا۔ میں تم کو بتا رہا ہوں مشرف فرینک میرے پانچ ہزار ڈالر بھی لیمپس کی میز پر رہ گئے
 مشرف فرینک میں تباہ ہو گیا۔ وہ میری کل پونجی تھی۔“ کارل کی آنکھیں جھجھکیں
 ”مشرف کارل کیا تمہیں یقین ہے کہ لیمپس ہلاک ہو چکا ہے؟“

”کیس؟“

”ہاں میرے دوست یقین کرو تمہارا نشانہ خطا ہو گیا۔ گولی لیمپس
 سے دھت کے فاصلے سے کل گئی۔ میں غلط نشانہ بازی کیلئے پیسے نہیں دیتا۔“